کون سا بچہ مسجد میں آ سکتا ہے اور کون سا نہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں بچوں کے آنے کے حوالے سے ہمیں تفصیلی معلومات عطا فرما دیں کہ کون سا بچہ مسجد میں آ سکتا ہے اور کون سا نہیں آ سکتا۔ جو بچہ اکثر مسجد میں آ کر شور کرتا رہتا ہو، اسے اور اس کے والد کو سمجھانے کے باوجود بھی اگر وہ شور اور مسجد کی بے ادبی سے باز نہ آتا ہو تو کیا اس بچے کو مسجد میں آنے سے روکا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچوں کے مسجد میں آنے کے حوالے سے دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ بچہ ناسمجھ ہے تو ایسے بچے کے مسجد میں لانے سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اب اگر یہ ناسمجھ بچہ ایسا ہے کہ جس سے نجاست کا غالب گمان بھی ہے تو اب مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر ناسمجھ بچہ ایسا ہے کہ جس سے نجاست کا غالب گمان نہیں ہے تو یہ ممانعت کراہت تنزیہی تک رہے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بچہ سمجھدار ہے، سنِ تمییز تک پہنچ گیا، یہ عمر سات سال سے شروع ہوتی ہے تو ایسا بچہ یا اس سے زائد عمر کا بچہ اگر مسجد کے ادب کو پامال نہ کرے اور نمازیوں کی نماز میں خلل نہ ڈالے تو وہ مسجد میں آ سکتا ہے کہ سات سال کے بچے کیلئے والدین کو حکم ہے کہ وہ اسے نماز پڑھنے کا کہیں اور دس سال کا ہو جائے تو اسے ہلکی پھلکی مار کے ساتھ بھی نماز پڑھوانے کا حکم ہے، ظاہر ہے کہ جب بچے کو نماز کا حکم ہے تو بچوں کی تربیت کے لئے اسے مسجد میں آنے کی بھی اجازت ہے۔ نیز ایسے بچوں کی صف کا ذکر بھی محدثین کی تشریح کے مطابق حدیث میں موجود ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ سن تمییز تک پہنچنے والے یا اس سے زائد عمر کے بچے مسجد میں آ سکتے ہیں اور ان کی صف الگ بنائی جائے گی۔ اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن میں بچوں کے مسجد میں آنے کا ذکر ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ جو بچہ مسجد میں شور کرے اور ادب کو پامال کرے تو ایسا کرنے والا چاہے بچہ ہو یا بڑا، جب وہ نمازیوں کو اذیت دے رہا ہے اور مسجد کا ادب پامال کر رہا ہے تو کسی بڑے فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے مسجد میں آنے سے ضرور روکا جاسکتا ہے جب تک وہ اپنی اس قبیح حرکت سے باز نہ آجائے۔

حدیث پاک میں ہے: "عن واثلة بن الأسقع، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: جنبوا مساجدكم صبيانكم، و مجانينكم، وشراءكم، وبيعكم، وخصوماتكم، ورفع أصواتكم، واقامة حدودكم، وسل سيوفكم" ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑوں، اونچی آوازوں، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 174، مطبوعہ بیروت)

اتحاف الخیرۃ المھرۃ اور المقاصد الحسنۃ میں اس حدیث پاک کے بارے میں ہے: "واللفظ للمقاصد" وسنده ضعيف، ولكن له شاهد عند الطبراني في الكبير، والعقيلي وابن عدي بسند فيه العلاء بن كثير الشامي، وهو ضعيف من حديث مكحول، عن أبي الدرداء وأبي أمامة وواثلة" ترجمہ: اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں اس کا شاہد ذکر فرمایا ہے، اسی طرح امام عقیلی، امام ابن عدی نے ایسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں علاء بن کثیر شامی راوی موجود ہے اور یہ ضعیف ہے اس حدیث میں جو حضرت مکحول نے، حضرت ابو درداء، ابو امامہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنھم اجمعین سے روایت کی ہیں۔ (المقاصد الحسنہ، جلد 2، صفحہ 360، مطبوعہ سعودیہ)

حدیث میں "صبی" سے مراد ناسمجھ بچہ ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ بچوں کو مسجد میں تعلیم دینے اور نہ دینے کے دو اقوال میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "والتوفيق ما اشرنا اليه ان لو كانوا غير مامونين على المسجد لم يجز مطلقا والا جاز حسبةً لا باجر والدليل عليه استدلاله بالحديث وقد قرنوا فيه بالمجانين فالمراد في الحديث من لا يعقل اولا يؤمن عليه" ترجمہ: ان دونوں میں تطبیق وہ ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے کہ اگر بچوں سے مسجد میں نجاست کا غالب گمان ہے تو مطلقاً جائز نہیں ہے ورنہ بلا اجرت پڑھانا جائز ہے، اجرت کے ساتھ نہیں، اس تطبیق پر دلیل، فقہاء کا حدیث سے استدلال ہے کہ صبی کے ساتھ مجنون کو بھی ملایا ہے تو حدیث میں صبی سے مراد وہ بچہ ہوگا جو عقل نہ رکھتا ہو یا اس سے نجاست کا غالب گمان ہو۔ (فتاوی رضویہ جلد 16، صفحہ 460، مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

ناسمجھ بچہ سے نجاست کا غالب گمان ہو تو مسجد میں لانا، ناجائز و گناہ ہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔ درمختار مع ردالمحتار میں ہے: "(یحرم إدخال صبیان ومجانین حیث غلب تنجیسھم) لما أخرجہ المنذری مرفوعا: "جنبوا مساجد کم صبیانکم ومجانینکم، وبیعکم وشراء کم، ورفع أصواتکم، وسل سیوفکم، واقامة حدود کم، وجمروھا فی الجمع، واجعلوا علی أبوابھا المطاھر" بحر۔۔۔۔۔۔ (وإلا فیکرہ) أی تنزیھا" ترجمہ: ناسمجھ بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانا حرام ہے جب ان سے نجاست کا غالب گمان ہو، امام منذری رحمہ اللہ نے مرفوعا حدیث پاک کو ذکر کیا کہ: "اپنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، اونچی آوازیں، تلوار کھینچنے، حدود قائم کرنے سے بچاؤ اور اجتماعات میں ان مساجد کو خوشبودار رکھو اور ان کے دروازوں پر طہارت حاصل کرنے کے اسباب مہیا کرو۔" اگر ان سے نجاست کا غالب گمان نہ ہو توان کا مسجد میں لانا مکروہ تنزیہی ہے۔ (ردالمحتار جلد 2، صفحہ 429، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر نجاست کا ظن غالب ہو تو انہیں مسجد میں آنے دینا حرام اور حالت محتمل و مشکوک ہو تو مکروہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 458، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سات سال کے بچے کو نماز کا حکم ہے کہ یہ اس کا سنِ تمییز ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "قال النبی علیہ السلام: مروا الصبی بالصلاۃ إذا بلغ سبع سنین، واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیھا" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ (سنن ابی داؤد، صفحہ 169، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت شرح ابوداؤد للعینی میں ہے "وانما عین السنۃ السابعۃ لأنھا سنۃ التمییز، ألا یری أن الحضانۃ تسقط عند انتھاء الصبی الی سبع سنین؟" ترجمہ: حدیث پاک میں ساتویں سال کو معین کیا، کیونکہ یہی سال تمییز کا سال ہوتا ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ ماں کی پرورش کا دورانیہ بھی اس وقت ختم ہوجاتا ہے جب بچہ سات سال کا ہوجاتا ہے۔ (شرح ابی داؤد جلد 2، صفحہ 127، مطبوعہ بیروت)

حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "أقل سن یعتبر فیہ التمییز سبع سنین" ترجمہ: سب سے کم عمر جس میں تمییز کا اعتبار ہوتا ہے وہ سات سال کی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 600، مطبوعہ بیروت)

مراھقین اور سن تمییز تک پہنچنے والے بچوں کی الگ سے صف بنانے کا حکم ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم أولوا الأحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم" ترجمہ: صفیں

سیدھی کرو، اس میں اختلاف نہ کرو، تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا، مجھ سے سب سے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عاقل و بالغ ہیں، پھر وہ جو، ان کے قریب ہوں، پھر وہ جو، ان کے قریب ہوں۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 432، صفحہ 217، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت لمعات التنقیح اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "واللفظ للمرقاۃ: (ثم الذین یلونهم): کالمراهقین، أو الذین یقربون الأولین في النهى والحلم، (ثم الذین یلونهم): کالصبیان الممیزین، أو الذین هم أنزل مرتبة من المتقدمین حلما وعقلا۔" ترجمہ: (پھر وہ جو، ان سے قریب ہوں) **جیسے مراہقین** یا وہ لوگ جو اگلی صف والوں سے عقل و حلم میں قریب ہوں۔ (پھر وہ جو، ان سے قریب ہوں) **جیسے سن تمیز تک پہنچے ہوتے بچے**، یا وہ لوگ جو اگلی صف والوں سے حلم و عقل میں کم درجے کے ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 3، صفحہ 154، مطبوعہ بیروت)

مرآۃ المناجیح میں فرمایا: فقہاء جو فرماتے ہیں کہ نماز میں پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی، پھر خنثوں کی، پھر عورتوں کی، اس کا ماخذ بھی یہی حدیث ہے۔ (مرآۃ المناجیح جلد 2، صفحہ 166، مطبوعہ لاہور)

عمدۃ القاری میں ہے: "أن الصبي اذا ملك نفسه وضبطها عن اللعب وعقل الصلاة وشرع له حضور العيد و غيره" ترجمہ: بچہ جب اپنے خود پر ضبط کرنا سیکھنے لگے اور خود کو کھیل سے روکے اور نماز کو سمجھے تو اس کیلئے عید کی نماز اور اس کے علاوہ اجتماعات میں حاضر ہونا، مشروع و جائز ہے۔ (عمدۃ القاری جلد 6، صفحہ 223، مطبوعہ بیروت)

شور کرنے والے اور مسجد کا ادب پامال کرنے والے چاہے بچے ہوں یا بوڑھے ہوں، سب کو مسجد میں آنے سے روکا جاسکتا ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر بچے **بلکہ بوڑھے** بھی بے تمیز، نامہذب ہوں غل مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دئے جائیں۔۔۔۔۔ اور **اگر ایسے نہ ہوں** تو انہیں مسجد میں غیر اوقاتِ نماز میں پڑھانا مضائقہ نہیں رکھتا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 458، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0080

تاریخ اجراء: 18 ربیع الاول 1447ھ/12 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net